سوال

سونے سے قبل وضوء کرنا سنت ہے، خاونداور بیوی جوکہ ایک ہی بستر پر سوئیں ان کے بارہ میں میرے خیال میں یہ سنت نہیں ہے، اس بارہ میں میں آپ کی رائے جاننا چاہتا ہوں اللہ تعالی آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کے لیے، اور درود و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں:

بلکہ ایسا کرنا سنت ہے جس پر بہت سی احادیث دلالت کرتی ہیں:

علی رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اور فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا کو فرمایا:

(جب تم اپنے بستر پر آؤ یا پھر تم اپنے بستر پر لیٹ جاؤ تو تینتیس 33 بار اللہ اکبر، تینتیس 33 بار سبحان اللہ، تینتیس 33 بار الحمد للہ کہو) صحیح بخاری حدیث نمبر (2945) صحیح مسلم حدیث نمبر (2727)۔

اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ:

فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

نبی صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو ہم اپنے بستر میں لیٹ چکے تھے، میں نے اٹھنا چاہا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے دونوں ہی اپنی جگہ پر رہو، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے درمیان بیٹھ گئے حتی کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں کی ٹھنڈک اپنے سینہ میں محسوس کی۔ صحیح بخاری حدیث نمبر (3502)۔

تو اس حدیث کا منطوق صریح ہے جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ خاوند اور بیوی کا ایک ہی بستر میں سونا سنت ہے، ہوسکتا ہے کہ سائل کے ذہن میں جو اشکال پیدا ہوا ہے وہ اس طرح ہو کہ جب مرد وضوء کرتا ہے تو اس کے بعد وہ اور اس کی بیوی ایک ہی بستر میں سوئیں تو ان کا آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ لگنا ضروری ہے جس سے وضوء ختم ہوجائے گا، تو پھر اس وقت وضوء کا کوئی فائدہ نہ ہوا۔

تو اب عورت کو چھونے سے وضوء ٹوٹتا ہے کہ نہیں اس مسئلہ کو پیش کرنا چاہیے؟

اس مسئلہ میں اہل علم کا اختلاف ہے اور اس میں کئی ایک اقوال ہیں، اور اس میں سبب اختلاف آیت کی تفسیر میں اختلاف ہے:

فرمان باری تعالی ہے:

یا تم نے عورتوں سے مباشرت کی ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی سے تیمم کرلو النساء (43)۔

اہل علم میں سے ایک گروہ کا کہنا ہے کہ یہاں پر ملامسہ سے مراد ہاتھ سے خاص ہے، اور ایک گروہ کہتا ہے کہ ملامسہ سے مراد ہم بستری اور جماع ہے، جیسا کہ اللہ تعالی کے اس فرمان میں ہے:

پھر تم انہیں چھونے سے قبل ہی طلاق دے دو

اورایک جگہ پر اس طرح فرمایا :

اگر تم انہیں چھونے سے قبل ہی طلاق دے دو ۔

اورانہوں نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ عورت کو طلاق دی جائے تو اسے پورا مہر چھونے سے واجب نہیں ہوگا بلکہ اس کے ساتھ جماع اوردخول کرنے سے مکمل مہر واجب ہوگا ۔

علی بن ابی طالب ، ابی بن کعب ، ابن عباس ، رضی اللہ تعالی عنہم اور مجاھد ، طاووس ، حسن ، عبید بن عمیر ، سعید بن جبیر ، امام شعبی ، قتادہ ، مقاتل بن حیان ، اورامام ابوحنیفہ رحمھم اللہ تعالی سب سے یہی قول مروی ہے ۔

دیکھیں : نیل المرام من تفسیر آیات الاحکام تالیف نواب صدیق حسن خان (1/314-316) ۔

دلیل کے اعتبار سے بھی راجح آخری قول ہی ہے ، عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے صحیح ثابت ہے کہ انہوں نے فرمایا :

نبی صلی اللہ علیہ وضوء کرتے اورپھر بوسہ لینے کے بعد وضوء کیے بغیر ہی نماز پڑھتے لیتے تھے ۔ دیکھیں نصب الرایۃ (1/72) نیل المرام تالیف نواب صدیق حسن خان (حاشیہ 318-322) ۔

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ :

میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سوجاتی تھی اورمیری ٹانگیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے قبلہ میں ہوتی تھیں ، جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کرنا ہوتا تومجھے ہاتھ لگاتے تو میں اپنی ٹانگیں اکٹھی کرلیتی ، اورجب وہ قیام میں کھڑے ہوجاتے تو میں پھر لمبی کرلیتی ۔

وہ بیان کرتی ہیں کہ اس وقت گھروں میں چراغ نہیں ہوتے تھے ۔ صحیح بخاری (1/588) حدیث نمبر (513) ۔

تو یہ دونوں حدیثیں اس پر نص ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم چھوتے تھے اوراس کی وجہ سے وضوء کی تجدید نہیں کرتے تھے ، اورپھر انہوں نے دوران نماز بھی چھویا تو اس طرح سنت نبویہ جوکہ کتاب اللہ کی شرح اوربیان وتفسیر ہے اس پر دلالت کرتی ہے کہ صرف عورت کو چھولینے سے وضوء نہیں ٹوٹتا ، لیکن اگر چھونے سے مذی یا منی کا اخراج ہوجائے توپھر وضوء ٹوٹ جائے گا ۔

جب سائل نے اس مسئلہ میں راجح چیز کو جان لیا ہے توپھر ان شاء اللہ اشکال بھی جاتا رہا اوروہ حیرانی کے چکروں میں سے بھی نکل جائے گا ، اللہ تعالی ہی مددگار ہے ۔

واللہ اعلم .

الشیخ محمد صالح المنجد

5287